سوال

(122)وقت ظہر کا اصح مذہب پر کہاں سے کہاں تک ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وقت ظہر کا اصح مذہب پر کہاں سے کہاں تک ہے ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ظہر کا وقت اصح مذہب پر آفتاب کے ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہرشئے کا سایہ اس کے برابر ہو۔ علاوہ سایہ اصلی کے، صحیح مسلم میں ہے ۔ عن[1] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال وقت الظہر اذا زالت الشمس وکان ظل الرجل تطولہ سالم تحضر العصر الحدیث ، اورابوداؤدوترمذی میں ہے : عن[2] ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امنی جبریل عند البیت مرتین فصلی بی الظہر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر حین صار ظل کل شئ مثلہ الحدیث، طحطاوی حاشیہ درمختار میں ہے : (ووقت[3] الظہر من زوالہ) ای میل ذکاء عن کبد السماء رالی بلوغ الظل مثلیہ) وعنہ مثلہ وھو قولھما وزفروائتہ الثلاثة رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قال الامام الطحاوی وبہ ناخذ وفی غرر الافکار وھوالماخوذبہ وفی البرھان وھوالاظہر لبیان جبریل علیہ السلام وھو نص فی الباب وفی الفیض وعلیہ عمل الناس الیوم وبہ یفتی (سوی فی) یکون للاشیاء قبیل (الزوال) ویختلف باختلاف الزمان والمکان ولو ولم یجد ما یغرز اعتبر بقامتہ وھی ستة اقدام ونصف بقدمہ من طرف ابھامہ (ووقت العصر منہ الی) قبیل (الغروب) انتہی واللہ اعلم ۔ حررہ محمد ابوالحسن عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] آنحضرت ﷺ نے فرمایا : ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے لے کر سایہ کے ایک مثل ہونے تک ہے، جب تک کہ عصر کا وقت نہیں ہوتا۔

[2] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جبریل علیہ السلام نے دودفعہ بیت اللہ کے پاس میری امامت کرائی ۔ ظہر کی نماز، اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اورایک تسمہ کے برابر سایہ تھا اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب کہ ہرچیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا۔

[3] ظہر کا وقت سورج کے نصب النہر سے ڈھلنے سے لے کر دو مثل تک ہے اورامام صاحب سے ایک مثل بھی مروی ہے اورامام ابویوسف ، محمد، زفر، امام مالک، شافعی اوراحمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے (یعنی ایک مثل طحاوی کہتے ہیں، ہمارا عمل اسی طرح ہے کیونکہ جبریل کی حدیث اس معاملہ میں نص ہے ، فیض میں ہے ، آج کل عمل اسی پر ہے ، اسی پر فتوی ہے یعنی ایک مثل اصلی سایہ کے بعد جوکہ مختلف علاقوں میں مختلف ہوتا ہے اگر کوئی چیز گاڑنے کے لیے نہ مل سکے تو آدمی اپنا سایہ ماپ لے اور وہ ساڑھے چھ قدم

ہے، انگوٹھے کی جانب سے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01